Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۰ پیسے

جلد ۲۸/۳۳ | ۳ صفر ۱۳۹۹ھ ۔ ۳ صلح ۱۳۵۸ہش ۔ ۳ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ جنوری ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

فلو کا ہلکا سا اثر ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر لحظہ حضور کا حافظ و ناصر رہے ۔ آمین

خاکسار کے خالہ زاد بھائی ونگ کمانڈر عزیزم میاں عبدالرشید صاحب کی اہلیہ امۃ الحی صاحبہ جو کہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ؓ کی بیٹی اور حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب ؓ کی نواسی ہیں اِن دنوں ہسپتال میں داخل ہیں ۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کرانے کا مشورہ دیا ہے ۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ اور لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (میاں عبدالحی سابق مبلغ انڈونیشیا حال مربی واہ کینٹ)

قرآنِ حکیم کی ایک بہت بڑی خوبی

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"قرآن کریم میں یہ خاص خوبی ہے کہ اس کی اخلاقی تعلیم تمام دُنیا کے لئے ہے"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے مقاصد اور پروگرام میں یہ بات شامل ہے کہ قرآن کریم دُنیا کے ہر حصہ میں مُلکی زبان میں ترجمہ کے ساتھ پہنچا دیا جائے تاکہ سعادت مند روحیں اس تعلیم سے فیضیاب ہو سکیں ۔ اِس فنڈ کو مضبوط بنائیے ۔

سیکرٹری
صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اعلانِ تعطیل

۴ جنوری ۱۹۷۹ء بروز جمعرات دفتر الفضل میں حسب سابق جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں تعطیل ہو گی اور پرچہ شائع نہیں ہو گا ۔ قارئین مطلع رہیں ۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

اِنسان اپنی کمزوریوں کو روکنے اور دوسروں کو گناہ کے زہر سے بچانے کیلئے ہر آن دُعا کا محتاج ہے

قرآن کریم نے معصومیّت اور شفاعت کی نہایت اعلیٰ درجہ کی فلاسفی بیان فرمائی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (محمّد : ۲۰)

ترجمہ:۔ جو (تیری قوم نے) گناہ کئے ہیں ان کے لئے خدا سے معافی مانگتا رہ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے بارہ میں بھی معافی مانگتا رہ کہ اللہ ان کی کوتاہیوں کو معاف کر دے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْۢبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَآءَ ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ ہے جو جانتا ہے کہ میرا ایک ربّ ہے جو گناہ بخشتا ہے میرا بندہ کمزور ہے اپنے پر قابو نہیں رکھ سکتا غلطی کر بیٹھتا ہے لیکن اگر وہ نادم ہو کر توبہ کرے تو مَیں اس کے گناہ بخش دوں گا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (محمّد : ۲۰) یعنی خدا سے درخواست کر کہ تیری فطرت کو کمزوری سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف سے فطرت کو ایسی قوّت دے کہ وہ کمزوری ظاہر نہ ہونے پائے ایسا ہی ان مردوں اور عورتوں کے لئے جو تیرے پر ایمان لاتے ہیں بطور شفاعت کے دعا کرتا رہ تا جو فطری کمزوری سے ان سے خطائیں ہوتی ہیں ان کی سزا سے وہ محفوظ رہیں اور آئندہ زندگی ان کی گناہوں سے بھی محفوظ ہو جائے ۔ یہ آیت معصومیّت اور شفاعت کے اعلیٰ درجہ کی فلاسفی پر مشتمل ہے اور یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ انسان اعلیٰ درجہ کے مقامِ عصمت پر اور مرتبہ شفاعت پر تب ہی پہنچ سکتا ہے کہ جب اپنی کمزوری کے روکنے کے لئے نیز دوسروں کو گناہ کے زہر سے نجات دینے کے لئے ہر دم اور ہر آن دُعا مانگتا رہتا ہے اور تضرّعات سے خدا تعالیٰ کی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ اس طاقت سے دوسروں کو بھی حصّہ ملے جو بوسیلہ ایمان اس سے پیوند پیدا کرتے ہیں ۔" (ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اوّل صفحہ ۱۹۳)

روزنامہ الفضل ربوہ

۳؍صفر ۱۳۹۹ھ

۳؍صلح ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارش کی طرح برسنے والے نشانوں میں سے ایک مہتم بالشان نشان

ہمارا مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ ہر سال ہی بارش کی طرح برسنے والے آسمانی نشانوں کو ظہور میں لانے کا موجب بنتا ہے۔ یہ نشان ہر سال ظاہر ہوتے ہیں لیکن ہوتے ہیں ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ۔ ان میں سے فی الوقت ہم ایک خاص نشان کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اس جلسہ کے تعلق میں یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کی بشارت دے کر یہ باور کرایا کہ اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہوتا چلا جائے گا حتیٰ کہ دور دراز علاقوں سے لوگ اس میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں گے وہاں اس نے وَسِّعْ مَکَانَکَ کا حکم دے کر مرکز میں رہائش رکھنے والوں کو اس امر کا پابند بنایا کہ وہ ہر سال پہلے سے بڑھ کر تعداد میں آنے والے مہمانوں کو ٹھہرانے کے لئے اپنے مکانوں کو وسیع کرتے اور نئے مکان تعمیر کر کے مکانوں کی مجموعی تعداد میں اضافہ کرتے چلے جائیں۔

اس خدائی حکم کی تعمیل میں ہر سال ہی جماعتی سطح پر اجتماعی قیام گاہوں میں اور انفرادی سطح پر پرائیویٹ قیام گاہوں میں وسعت پیدا کرنے اور نئے مکان تعمیر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے جماعتی سطح پر بھی اور انفرادی سطح پر بھی وَسِّعْ مَکَانَکَ کے خدائی حکم پر اپنی استعداد کے مطابق ایک حد تک ہی عمل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں ہر سال جماعتی اور پرائیویٹ قیام گاہوں میں حسب استعداد جتنی وسعت پیدا کی جاتی ہے اور مزید گنجائش نکالی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں اشتعال شوق پیدا کر کے اور ان کے ولولۂ عشق کو فزوں سے فزوں تر کر کے گنجائش سے زیادہ تعداد میں مہمانوں کو ربوہ کھینچ بلاتا ہے اور چونکہ اہل ربوہ اپنی استعداد کی آخری حد تک رہائش گاہوں میں وسعت پیدا کر دکھاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ تعداد میں آنے والوں کے لئے اپنی قدرت کاملہ سے اہل ربوہ کے دلوں کو اور زیادہ کشادہ کرتے اور مکانوں کی محدود گنجائش میں خود اپنی طرف سے برکت ڈال کر انہیں اس قابل بنا دیتا ہے کہ وہی مکان پہلے سے کہیں بڑھ کر تعداد میں مہمانوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتے ہیں یہ وہ نشان ہے کہ جو ہر سال جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے

امسال یہ نشان نہایت غیر معمولی رنگ میں اس شان سے ظاہر ہوا کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر سے لبریز ہو گئے اور روحیں آستانۂ الٰہی پر سجدہ ریز ہو کر اس کی حمد کے ترانے الاپنے لگیں۔ ہر چند کہ جماعتی سطح پر بھی اور انفرادی طور پر بھی قیام گاہوں اور مکانوں میں وسعت پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی لیکن ملک میں سیمنٹ کی شدید قلت کے باعث اتنی وسعت پیدا نہ کی جا سکی جتنی اہل ربوہ استعداد رکھتے تھے۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے اطراف و جوانب عالم میں جماعت کی روز افزوں ترقی کے مطابق پاکستان اور بیرونی ممالک کے اپنے ان منتخب بندوں کے دلوں میں جنہیں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہنے اور نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ بلند کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ ایسا اشتعال شوق برپا کیا اور ان کے ولولۂ عشق کو ایسی غیر معمولی شدت اور تیزی سے ہمکنار فرمایا کہ وہ پہلے سے بڑھ کر تعداد میں دیوانہ وار کھنچے چلے آئے اور ان کی آمد کی رفتار سے شروع میں ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں الہام کر کر کے انہیں کھینچے لئے چلا آ رہا ہے اور وہ اپنی آمد کے تمام سابقہ ریکارڈ مات کر دکھائیں گے۔ کئی روز پہلے ہی مردوں۔ عورتوں۔ بوڑھوں اور بچوں کے قافلوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ واجب الاحترام بوڑھے اور بزرگ مہمانوں کو جنہوں نے اپنے بستر اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہوتے دیکھ کر محترم تنویر مرحوم کے الفاظ میں دل پکار اٹھتا ہے

"بوجھ کو چلنے کی بھی ہمت نہیں افتاں خیزاں
تیری شفقت کے سہاروں سے چلے آتے ہیں"

اور جب بیرونی ملکوں کے احباب پر نظر پڑتی جو وقتہً فوقتہً ویگنوں میں سوار ہو کر ربوہ میں داخل ہوتے تو اہل ربوہ کے دل اس خیال سے جھوم اٹھتے ؎

"تیرے شیدائی اشاروں سے چلے آتے ہیں
ساری دنیا کے کناروں سے چلے آتے ہیں"

یہ ان فرشتوں کے اشاروں پر چلے آ رہے تھے جو عرش سے فرش زمین پر نازل ہو ہو کر ان کے دلوں میں شوق کو ابھار رہے تھے اور ان کے ولولۂ عشق کو مہمیز دے رہے تھے۔ ایک طرف پُرشوق مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا اور دوسری طرف آسمان سے نازل ہونے والے فرشتوں کا تانتا بندھا ہوا تھا اور اہل ربوہ بصیرت کی آنکھ سے اس ایمان افروز منظر کا لطف اٹھا رہے تھے ؎

"حمد و تسبیح ملک پڑھتے ہوئے سوئے زمیں
عرش کے زمزمہ زاروں سے چلے آتے ہیں"

مہمانان کرام کی آمد کا یہ سلسلہ جو کئی روز پہلے ہی شروع ہو چکا تھا۔ جلسہ سے ایک روز قبل ۲۵؍دسمبر کو اپنے نقطۂ عروج پر جا پہنچا جبکہ ربوہ آنے والی ہر ریل گاڑی اور ہر سپیشل بس سے اس طرح لوگ اترنے شروع ہو گئے کہ گویا اسلام کے فدائی ہر سمت سے قافلہ در قافلہ امڈے چلے آ رہے ہیں جس طرف دیکھو لاتعداد لدی پھندی موٹروں بسوں اور سواریوں اور سامان سے کھچے ہوئے تانگوں کی ایک دوڑ لگی ہوئی تھی ان کی آمد و رفت کا شور مسلسل بلند ہو ہو کر فضا میں تحلیل ہو رہا تھا اور ربوہ ایک ایسے بھرے پُرے نہایت بارونق شہر میں تبدیل ہو رہا تھا جس کی رونق۔ چہل پہل، گہما گہمی اور ہماہمی میں لحظہ بہ لحظہ اضافہ ہو رہا تھا۔ چنانچہ جب جلسہ شروع ہوا تو مہمانوں کی تشریف آوری کے متعلق ابتدائی اندازے درست ثابت ہوئے۔ ان احباب کی تعداد میں جو لنگر خانوں سے استفادہ کرتے ہیں۔ گزشتہ سال کی نسبت بیس ہزار احباب کا اضافہ ہوا۔ تشریف لانے والے سب دوست تو لنگر خانوں سے کھانا نہیں لیتے۔ ہزاروں ہزار دوست ایسے ہوتے ہیں جو گھروں پر اپنی طبیعت اور مزاج کے مطابق کھانے کا انتظام کرتے ہیں اور ایک بہت بڑی تعداد ایسے مہمانوں کی ہوتی ہے جو جلسہ کے موقع پر کھلنے والے ہوٹلوں میں کھانا کھاتے ہیں پھر بھی امسال لنگر خانوں سے کھانا کھانے والوں کی تعداد پہلی بار ایک لاکھ سے کہیں زیادہ تجاوز کر گئی۔ گزشتہ سال ایک وقت میں ۹۴۲۰۳ مہمانوں نے لنگر خانوں سے کھانا کھایا تھا جبکہ امسال یہ تعداد ۱,۱۴,۲۵۴ تک جا پہنچی گویا امسال اس تعداد میں بیس ہزار اکیاون (۲۰۰۵۱) کا اضافہ ہوا اس طرح جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد جو گزشتہ سال تقریباً ڈیڑھ لاکھ تھی امسال ایک لاکھ ستر ہزار کے لگ بھگ شمار کی گئی۔

خدا تعالیٰ نے آسمان سے فرشتے نازل کر کے ربوہ کے مکینوں کے دلوں اور مکانوں میں اپنی قدرت کاملہ سے ایسی وسعت پیدا کی اور کم جگہ میں بھی ایسی گنجائش نکالی کہ جماعتی قیام گاہوں اور ربوہ کے مکانوں نے ایک لاکھ ستر ہزار مہمانوں کو اپنے اندر سمیٹ لیا۔ جب صبح کو کھانے سے فارغ ہو کر لوگ جلسہ گاہ میں جانے کے لئے جماعتی رہائش گاہوں اور مکانوں سے نکلتے تو نکلتے ہی چلے آتے اور عقل ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہتی کہ ان مکانوں میں اتنے مہمان کیسے سمائے اور ان کے لئے ان میں گنجائش کیسے نکلی؟

یہ وہ معجزہ ہے جو ہر سال ہی ظاہر ہوتا ہے اور ہوتا بھی ہے پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ لیکن امسال یہ اس شان سے ظاہر ہوا کہ دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو گئے۔ مبارک ہیں وہ خوش نصیب مہمانان کرام جو فرشتوں کی تحریک کے زیر اثر پہلے سے بہت بڑھ کر تعداد میں تشریف لائے اور مبارک ہیں ربوہ کے مکین اور ان کے مکان جن کے قلوب اور جن کی رہائشی گنجائش میں اللہ تعالیٰ نے ازخود معجزانہ وسعت پیدا کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کو اپنے ہاں ٹھہرانے کی سعادت بخشی اور وہ مہمانوں کو ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی رحمتوں۔ فضلوں اور برکتوں کو سمیٹنے کی خوش بختی سے بہرہ ور ہوئے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؕ

اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان پر ہمارے دل اس کی حمد اور شکر سے لبریز ہیں اور ہمارا رُواں رُواں اس کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّ ظَاھِرًا وَّ بَاطِنًا۔ اَسْلَمْنَا لَہٗ ھُوَ مَوْلٰنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ؕ

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی صفتِ تکلّم

(۲)

(محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا)

امام راغب اس آیت کے متعلق لکھتے ہیں

و یقال للکلمة الالٰهیة التی تلقی الی انبیائه و اولیائه وحیٌ وذالك اضربٌ حسبما دلّ علیه قوله وما کان لبشر ان یکلّمه الله الّا وحیًا ... باذنه ما یشاء وذالك امّا برسول مشاهد ترٰی ذاته و یُسمع کلامه کتبلیغ جبرائیل علیه السلام فی صورة معیّنة واما بسماع کلامٍ من غیر معاینةٍ کسماع موسٰی کلام الله واما بالقاء فی الروع کما ذکر علیه السلام انّ روح القدس نفث فی روعی و امّا بالهام نحو و اوحینا الی امّ موسیٰ ان ارضعیه واما بتسخیر نحو قوله واوحیٰ ربّك الی النحل او بمنامٍ کما قال علیه السلام انقطع الوحی وبقیت المبشّرات رؤیا المؤمن فالالهام والتسخیر والمنام دلّ علیه قوله الّا وحیًا وسماع الکلام معاینة دلّ علیه قوله او من وراء حجاب، و تبلیغ جبرائیل فی صورة معیّنة دلّ علیه قوله او یرسل رسولاً فیوحی.

ترجمہ۔ وحی سے مراد وہ کلماتِ الٰہیہ ہوتے ہیں جو انبیاء اور اولیاء کی طرف بھیجے جاتے ہیں۔ اور اس کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں جیسا کہ آیت مَا کَانَ لِبَشَرٍ ...... میں بیان کیا گیا ہے۔ یا تو یہ وحی ایسے رسول کے ذریعہ ہوتی ہے جس کی ذات سامنے نظر آتی ہے اور اس کا کلام سنائی دیتا ہے جیسا کہ جبرائیل علیہ السلام ایک معین صورت میں سامنے آکر خدا کا کلام پہنچاتے تھے۔ یا یہ کلام کسی کے سامنے آنے کے بغیر سنائی دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اللہ کا کلام سنا۔ یا دل میں کوئی بات ڈال دی جاتی ہے (یا القاء کر دی جاتی ہے) جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح القدس نے میرے دل میں ڈالا۔ یا الہام کے ذریعہ جیسا کہ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے اُمِّ موسےٰ کی طرف وحی کی کہ اسے دودھ پلا۔ یا تسخیر (یعنی فطرت میں رکھنے) کے ساتھ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ اس نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی۔ یا نیند میں جیسا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ وحی بند ہوگئی۔ لیکن مبشرات یعنی مومن کے رویائے صالحہ باقی ہیں۔ پس الہام اور تسخیر اور رویا پر الفاظ اِلّا وَحیًا دلالت کرتے ہیں۔ اور آمنے سامنے کلام سننے پر الفاظ او من وراء حجاب اور جبرائیل کے ایک معین صورت میں سامنے آکر کلام الٰہی پہنچانے پر الفاظ او یرسل رسولاً فیوحی دلالت کرتے ہیں۔

(مفردات راغب)

امام راغب نے جو انقطع الوحیُ الی حدیث کا ذکر کیا ہے۔ شیخ محی الدین ابن عربی نے اس سے مراد الوحی التشریع لیا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

"وهذا کله موجود فی رجال الله من الاولیاء والذی اختص به النبی (صلی الله علیه وسلم) من هذا دون الولی الوحیُ التشریع"

یعنی وحی کی یہ ساری قسمیں اولیاء اللہ میں ملتی ہیں۔ صرف تشریعی وحی ایسی ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۶/۲۱۷)

انسانوں میں سے انبیاء پر تو وحی الٰہی کے نزول کا ذکر جابجا ہے۔ انبیاء میں سے بعض صاحب شریعت تھے۔ شریعت اپنی اصلی شکل میں خدا کا کلام تھا۔ جو انسانوں کی راہ نمائی کے لئے بھیجی گئی۔ بعض ایسے بھی نبی ہوئے جو نئی شریعت نہ لائے تھے۔ لیکن خدا نے کلام ان کے ساتھ بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا کہ

مِنْهُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ

(بقرہ آیت ۲۵۴)

یعنی ان نبیوں میں سے بعض ایسے ہیں جن سے خدا نے کلام فرمایا۔ اور بعض کو مراتب میں اور لحاظ سے بھی بلند کیا۔

اس سے بھی یہ مراد نہیں کہ بعض کا رفع درجات بغیر کلام کے کیا۔ بلکہ یہ آیت اسی طرح ہے جس طرح ایک جگہ فرمایا

فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ۔

(البقرہ آیت ۸۸)

یعنی نبیوں میں سے ایک حصہ کی تم نے تکذیب کی۔ اور ایک حصہ کو تم نے قتل کیا۔

اس سے یہ مراد نہیں کہ دوسرے حصہ کو تکذیب کرنے کے بغیر قتل کر دیا بلکہ تکذیب ہر دو کی کی۔ اور ایک کو قتل بھی کر دیا۔ اسی طرح وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ میں اللہ تعالیٰ کا کلام باقی انبیاء کی طرح داخل ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بعض اور لحاظ سے انہیں مزید فضیلت دی۔ جیسا کہ مثلاً بادشاہت کا انعام بھی انہیں دیا۔ جو حضرت داؤد علیہما السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاص طور پر دیا گیا۔

غیر نبیوں پر کلام بھی قرآن کریم سے اچھی طرح ثابت ہے۔ اُمِّ موسےٰ کے متعلق فرماتا ہے۔

وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ

(قصص)

ترجمہ۔ اور ہم نے موسےٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ اس کو دودھ پلا۔ اور جب تجھے اس کی جان کے متعلق خطرہ پیدا ہو۔ تو اسے دریا میں ڈال دے۔ اور تو خوف نہ کرنا اور نہ ہی غم کرنا ہم اسے تیری طرف لوٹا کر لے آئیں گے۔ اور اسے رسولوں میں سے بنائیں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب ہدایات اور یقین دہانیاں باقاعدہ الفاظ کے ساتھ تھیں جنہیں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی والدہ نے اس کے مطابق کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کیا۔

حضرت مریمؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا لمبا چوڑا مکالمہ قرآن کریم میں درج ہے۔ فرماتا ہے

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝ ...... اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَکَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ قَالَ کَذٰلِكِ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ وَیُعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَالتَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝ وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

(آل عمران ۴۳-۴۴-۴۶ تا ۵۰)

ترجمہ۔ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریمؑ اللہ نے تجھے چن لیا ہے اور پاک کیا ہے۔ اور تمام جہان کی عورتوں میں سے برگزیدہ کیا ہے۔ اے مریمؑ تو اپنے رب کی فرمانبردار ہو جا۔ اور سجدہ کر اور اس کی خالص پرستش کر پرستش کرنے والوں کے ساتھ ...... جب فرشتوں نے کہا اے مریمؑ اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک کلمہ (یعنی پیدائش) کی بشارت دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا اور وہ دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت ہوگا۔ اور پنگھوڑے میں بھی (یعنی عمر میں بھی) لوگوں سے باتیں کرے گا اور

(بڑھاپے کی) عمر میں بھی (یعنی اپنی تیاری کے زمانہ میں بھی اور کہولت کے زمانہ میں بھی ایسی باتیں کرے گا جو معجزانہ رنگ رکھیں گی جیسا کہ تمام انبیاء کا حال ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کے مقام پر فائز ہوتے ہیں) اور وہ نیکوکاروں میں سے ہوگا۔ مریم نے کہا اے میرے رب مجھے بچہ کس طرح ہو سکتا ہے جبکہ مجھے کسی مرد نے نہیں چھوا۔ فرمایا اللہ کا کام ایسا ہی ہوتا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور وہ جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے لئے صرف یہ کہنا کافی ہوتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھلائے گا۔ اور اسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا۔

سورۂ مریم رکوع ۲ میں کچھ اور سوال جواب بھی درج ہیں۔ ان میں چشمہ کا وجود پایا۔ کھجور کی ٹہنی کو ہلانے کے لئے کہا۔ اور فرمایا کہ کوئی آدمی اس طرف آجائے تو اسے کہہ دینا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ رکھا ہوا ہے۔ اس لئے کسی سے بات نہیں کروں گی

(سورۂ مریم آیت ۲۵ تا ۲۷)

سو دیکھیں یہ کیسا تفصیلی مکالمہ الٰہیہ ہے ایک غیر نبیّہ کے ساتھ ہوا۔

قرآن کریم میں صرف سابقہ واقعات ہی نہیں بیان کئے گئے بلکہ آئندہ کے لئے بھی مومنوں کو بشارتیں دی گئی ہیں۔ ان میں ایک ہی چیز قبولیت دعا کی بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

(مومن آیت ۶۱)

یعنی تمہارا رب فرماتا ہے۔ مجھے پکارو میں تمہیں اس کا جواب دوں گا (یا تمہاری دعا کو قبول کروں گا)

ایک اور جگہ بھی فرمایا:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝

(بقرہ آیت ۱۸۷)

یعنی جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق دریافت کریں تو تو انہیں جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں جب کبھی مجھے پکارنے والا پکارے تو میں پکارنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں (یا اسے قبول کرتا ہوں) لیکن چاہئے کہ وہ میرے احکام کو قبول کریں۔ اور مجھ پر صحیح طور پر ایمان لائیں۔ تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اِسْتَجَابَہٗ وَلَہٗ کے معنے ہیں رَدَّ لَہُ الْجَوَابَ یعنی اس کو جواب دیا۔

اِسْتَجَابَ اللّٰہُ فُلَانًا وَ لِفُلَانٍ وَمِنْ فُلَانٍ کے معنی ہوتے ہیں۔ قَبِلَ دُعَاءَہٗ وَقَضٰی حَاجَتَہٗ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اس کی ضرورت کو پورا کیا۔ اَجَابَۃُ سُؤَالِہٖ کے معنے ہیں رَدَّ لَہُ الْجَوَابَ۔ یعنی اس کو جواب دیا۔ (منجد)

امام راغب اس کے متعلق لکھتے ہیں:

الجواب یقال فی مقابلۃ السؤال والسؤال علی ضربین طلب المقال وجوابہ المقال وطلب النوال وجوابہ النوال ...... والاستجابۃ وحقیقتھا ھی التحری للجواب والتھیؤ لہ۔

(مفردات)

ترجمہ۔ جواب کا لفظ سوال کے مقابلہ میں ہوتا ہے۔ اور سوال کی دو قسمیں ہیں اوّل قول (یعنی بات) کو طلب کرنا اور اس کا جواب قول سے دینا۔ دوسرے کوئی عطا چاہنا (یعنی فلاں چیز عطا کر یا فلاں ضرورت کو پورا کر) تو اس کا جواب عطا سے دینا۔

قول طلب کرنے والی بات قابل توجہ ہے۔ بعض دفعہ انسان کی دعا ہی یہ ہوتی ہے کہ مجھے فلاں بات بتا۔ یا مجھے اپنے پاک کلام سے تسلی دے۔ یا جس طرح تقاضہ ہیں گویا اس ذات پاک سے ایک قسم کا مشورہ لیا جاتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں دعا کا جواب قول یعنی کلام سے ہوتا ہے یا اس سے اتر کر رؤیا صالحہ سے جو وہ کلام کا ہی ایک ادنیٰ طریق ہے۔

قبولیت دعا کے متعلق لاکھوں صلحاء کا یہ تجربہ ہے کہ کبھی وہ کریم اپنے پاک کلام سے بھی انہیں ان کی دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ جو ان کے لئے صد درجہ اطمینان قلب کا موجب ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا روزمرہ کا معاملہ تھا کہ حضور کی دعاؤں کی قبولیت کی اطلاع اپنے پاکیزہ کلام سے دیتا تھا۔ آپ کی کتابیں ان مثالوں سے بھری پڑی ہیں۔ اور خوش قسمت دیکھنے والے اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے۔ اس میں شک نہیں کہ بغیر کلام الٰہی کے بھی کثرت کے ساتھ قبولیت دعا کوئی معمولی چیز نہیں۔ اور اس میں بھی دلوں کو اطمینان بخشنے کی خاصیت ہے۔ اور وہ بھی انسان کے منہ کو خدا کی طرف پورے طور پر پھیر دیتی ہے۔ لیکن دوسری طرف یعنی قبولیت کی خوشخبری خدا کے محبت بھرے کلام کے ساتھ دیا جانا تو رنگ ہی اور رکھتی ہے۔ اور اس سے تو گویا ایک عاجز بندہ اپنے خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ اور اس کا قلب اطمینان اور محبت الٰہی سے بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مرتبہ کے دینے میں بھی اپنے عاجز بندوں سے بخل نہیں کیا۔ اس کی عطا پیچھے نہیں رہ گئی۔ بلکہ اب بھی ہے ہاں خدا کے اوپر کامل طور پر فدا ہونا اور قابلیت شرط ہے۔

ایسی خوشخبریوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ فرمایا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ۝

(حٰم سجدہ ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے۔ اور پھر انہوں نے استقامت اختیار کی۔ ان پر فرشتے اتریں گے یہ بتاتے ہوئے کہ تم ڈرو مت اور غمگین نہ ہو اور اس جنت کے پانے سے خوش ہو جاؤ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ ہم تمہارے اس دنیا میں بھی دوست ہیں اور آخرت میں بھی دوست ہوں گے اور تمہیں اس میں وہ سب کچھ ملے گا جس کی تم خواہش رکھو گے۔ اور وہ بھی جو تم مانگو گے۔ یہ اس غفور اور رحیم کی طرف سے بطور مہمانی ہے۔

یہ خوشخبری یقیناً اس دنیا کے ساتھ بھی اسی طرح تعلق رکھتی ہے جس طرح آخرت کے ساتھ بلکہ اس زندگی میں اس کی زیادہ ضرورت ہے۔ کیونکہ آخرت میں پہنچ کر تو سب معاملہ صاف ہو جائے گا۔ اور جنت سامنے آجائے گی۔ نزول ملائکہ بھی اسی زندگی میں ہونا اس جگہ مذکور ہے۔ آخرت میں تو ملائکہ استقبال کے لئے موجود ہی ہوں گے۔ اور ایک حقیقی مومن کی خواہش خدا کے قرب اور حسنات دنیا اور آخرت کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ اور یہی کچھ وہ اپنے رب سے مانگتا ہے۔ اور اس دنیا میں اور آخرت میں دونوں جگہ دیا جاتا ہے۔

اس آیت میں جو رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے اور استقامت کا ذکر ہے۔ یہ درحقیقت بہت بڑی چیز ہے۔ جو اپنے تعلق کو اپنے رب کے ساتھ اس قدر استوار کرلے کہ درمیان میں کوئی رخنہ نہ رہے۔ اور اس کے لئے سب مشکلات برداشت کرنے کے لئے بخوشی تیار رہے۔ وہی ہے جس کے لئے یہاں فرشتے اس خدائی بشارت کے ساتھ اترتے ہیں۔ اس استقامت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"سچا اور کامل فیض جو روحانی عالم تک پہنچاتا ہے کامل استقامت سے وابستہ ہے۔ اور کامل استقامت سے مراد ایک ایسی حالت صدق و وفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے۔ یعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے۔ اور نہ کوئی دوسری آفت نقصان پہنچا سکے۔ عزیزوں کی موتیں اس سے علیحدہ نہ کر سکیں۔ پیاروں کی جدائی اس میں خلل انداز نہ ہو سکے بے آبروئی کا خوف کچھ رعب نہ ڈال سکے۔ ہولناک دکھوں سے مارا جانا ایک ذرہ دل کو نہ ڈرا سکے۔ سو یہ دروازہ نہایت تنگ ہے اور یہ راہ نہایت دشوار گزار ہے۔ کس قدر مشکل ہے آہ! صد آہ!!

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو شرف مکالمہ سے بہرہ ور کئے جاتے ہیں۔ اور ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کے طفیل ہر زمانہ میں ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی صفت تکلم فرشتوں کے ذریعہ ان پر ظاہر ہوتی ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے چھیاسیویں (۸۶) جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

پہلے دن کا دوسرا اجلاس
(۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے مختلف ممالک میں جماعت کی مساعی اور ان کے خوشکن اثرات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ مغربی افریقہ میں ہمارا مقابلہ ایک ایسے حریف سے ہے جو بیشمار مادی ذرائع کا مالک ہے اس کے ہزاروں معاونوں کے مقابلہ میں ہمارے مقامی و پاکستانی مبلغ یکصد سے متجاوز نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر لحاظ پر اس سے برد آزما ہیں۔ ہماری قربانیاں اور مساعی رنگ لا رہی ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں ہمیں عظیم فتوحات نصیب ہو رہی ہیں۔ اللہ کرے کہ اس علاقہ میں اسلام کا بول بالا ہو اور بھٹکی ہوئی روحیں جلد اسلام کو قبول کر کے توحید کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ آمین

جرمنی وفد کے نمائندہ کی تقریر:

محترم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر کی تقریر کے بعد جرمنی وفد کے نمائندہ محترم ہدایت اللہ صاحب ہیش نے انگریزی زبان میں مختصر خطاب فرمایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھی جلسہ سالانہ کی برکات سے مستفیض ہونے اور مرکز کی زیارت کے لئے جرمنی سے ایک وفد یہاں آیا ہے جس کا ایک ممبر میں بھی ہوں۔ جرمنی میں اس وقت دو ہزار کے قریب احمدی آباد ہیں جو انہی دنوں وہاں اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ روحانی لحاظ سے جرمنی ایک سویا ہوا ملک ہے۔ ہم اس کو جگانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہاں اسلام پھیلے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سورج وہاں چمکے اور روشنی دے ہم آپ کے لئے دعا گو ہیں آپ بھی دعا کریں کہ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو ہماری کوششیں بار آور ہوں آپ جب وہاں آئیں تو ہمارے جسموں میں اور ہمارے دلوں میں اسلام کو رچا ہوا پائیں۔

خطاب کے آخر میں محترم ہیش صاحب نے انگریزی زبان اپنی ایک نظم بھی سنائی جس کے ایک ایک مصرعہ سے اس عشق کا اظہار ہو رہا تھا جو آپ کو احمدیت کے ذریعہ اسلام سے پیدا ہو چکا ہے۔

وفات مسیح ناصری اور احیاء اسلام:

محترم ہدایت اللہ صاحب ہیش کی تقریر کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام اور احیائے اسلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا اپنے خاکی جسم کے ساتھ کسی شخص کا آسمان پر چلے جانا ایک پرانا خیال ہے۔ حضرت ہارون، حضرت ادریس اور حضرت الیاس علیہم السلام کا جسم سمیت آسمان پر چلے جانا بائبل میں وارد ہے پھر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے پرستاروں نے آپ کی طرف خدائی صفات منسوب کر دیں اور اپنے زعم میں انہیں آسمان پر بٹھا دیا۔ پہلے تینوں انبیاء علیہم السلام کے رفع الی السماء کے قدیم نظریات تو تاریخ کے اوراق کی زینت بن کر رہ گئے مگر نظریہ حیات مسیح کی بنیادی اینٹ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی مافوق البشر خدائی صفات پر رکھی گئی تھی اس لئے اس کے نتیجہ میں شرک کا خوفناک سیلاب امڈ آیا۔ محترم مولوی صاحب نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ آخری زمانہ میں عیسائیت کا فتنہ عقیدہ حیات مسیح کی آڑ میں ایک بار پھر زور پکڑ جائے گا جو اسلام کے لئے سخت مضر ہوگا اور امت مسلمہ کو بے جان۔ بے روح اور مردہ کر دے گا اس لئے قرآن مجید میں سب سے بڑھ کر حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر زور دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو دنیا میں تین حیثیتوں سے تسلیم کیا گیا ہے:۔

(۱) انسان کی حیثیت (۲) رسول کی حیثیت (۳) مصنوعی خدا کی حیثیت۔

قرآن کریم نے ہر حیثیت سے ان کی وفات کا اعلان عام فرمایا ہے۔

قرآن کریم نے ایک اور زاویۂ نگاہ سے بھی آسمان پر زندہ جانے کے عقیدہ کو رد کیا اور وہ اس طرح کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے اور آپ کی بعثت کا مقصد وحید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری دینا تھا۔

اس پس منظر سے صاف عیاں ہے کہ وفات مسیح کے تصور کا اسلام کی زندگی کے ساتھ ہمیشہ ہی چولی دامن کا ساتھ رہا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ہی نظریہ حیات مسیح کے خلاف علم جہاد بلند کئے رکھا اور اپنی زندگی میں امت مسلمہ کو اس کی طرف بار بار توجہ دلائی پھر آنحضورؐ کے وصال کے بعد صحابہؓ کا سب سے پہلا اجماع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر ہوا۔ اس اجماع نے اسلام کی گرتی ہوئی عمارت کو پھر سے تھام لیا اور ثابت کر دیا کہ اسلام کی زندگی سچے مسیحؑ کی وفات کے ساتھ وابستہ ہے۔ صحابہؓ کے بعد روایت سے اکابر امت بھی وفات مسیحؑ کے قائل تھے۔ غرض پہلی تین صدیوں میں صحابہؓ کے اجماعی عقیدہ کی گونج پورے عالم اسلام میں سنائی دیتی رہی۔ ان تین صدیوں کے بعد عیسائی طاقتیں ملت اسلامیہ میں نقب لگا کر اسرائیلیات کے انبار داخل کرنے اور عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام کو رواج دینے میں کامیاب ہو گئیں اور اسے اسلام کے خلاف ایک تیز ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے لگیں گو اس عرصہ میں بھی بعض بزرگوں نے زور شور سے وفات مسیحؑ کے حق میں آواز بلند کی۔

محترم مولوی صاحب نے فرمایا۔ تیرھویں صدی میں عیسائیت نے وفات مسیح کے محاذ کو خالی پا کر ایک نئی صلیبی جنگ شروع کی ان کی ساحرانہ کارروائیوں سے متاثر ہو کر لاکھوں مسلمان مرتد ہو گئے اور کئی نامی گرامی علماء بپتسمہ لے کر عیسائیت کا جال پھیلانے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضورؐ کی قوت قدسیہ اور فیوض سے مکالمہ الٰہیہ کا شرف پا کر یہ اعلان فرمایا کہ حضرت مسیحؑ وفات پا گئے اور اگر کوئی نبی زندہ ہے تو وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ السلام ہیں۔ آپؑ نے عیسائی پادریوں اور دوسرے دشمنان اسلام کو میدان میں للکارا اور انہیں مقابلہ کی فیصلہ کن اور پر شوکت دعوت دی جس نے مسلمانوں کے مردہ جسموں میں زندگی کی ایک زبردست روح پھونک دی اور صلیبی افواج کے قدم اکھڑ گئے۔ دسمبر ۱۸۹۵ء میں آپؑ نے حضرت مسیح ناصریؑ کے سفر کشمیر اور آپؑ کی قبر کا انکشاف کر کے پوری عیسائی دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

محترم مولوی صاحب نے فرمایا۔ اسلام اور عیسائیت کی جنگ میں دو عظیم تغیرات ابھر آئے ہیں ایک تو عیسائیت کے مقابل اسلام کی فتوحات کا نظارہ دیکھنے کے بعد مسلمانوں کے بہت سے دینی راہنما اور اہل قلم وفات مسیحؑ کے قائل ہو چکے ہیں۔ دوسرے اس عرصہ میں ایسے ایسے زبردست علمی اور تاریخی انکشافات ہوئے کہ مسیح کی صلیبی موت سے نجات۔ آپ کا سفر کشمیر اور آپ کی قبر سے متعلق تحقیق پر گویا رنگ چڑھ گیا۔ ایک حیرت انگیز بات یہ ہے کہ امریکہ کے ایک مستند مسیحی ادارہ نے ایک لمبی تحقیق کے بعد یہ انکشاف کیا کہ مرقس اور لوقا کی وہ آیات جن میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے سراسر جھوٹی۔ وضعی اور جعلی ہیں اور ایک نیا اور معیاری مستند ترجمہ ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن کے نام سے شائع کیا اور اس سے ان آیات کو خارج کر دیا جس نے عیسائیت کے تمام حلقوں میں صف ماتم بچھا دی۔ آپؑ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ خبر دی کہ:۔

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

نمائندہ مارشیس کی تقریر:

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کی تقریر کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب سوکیا نے مارشیس کے وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے مختصر خطاب فرمایا آپ نے سب سے پہلے مارشیس کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کا پیغام حاضرین جلسہ تک پہنچایا اس کے بعد فرمایا۔ مارشیس میں احمدیت کا پیغام ۱۹۱۵ء میں پہنچا۔ سب سے پہلے حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ کو بطور مبلغ وہاں بھیجا گیا اس کے بعد اس جزیرہ میں جماعت کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی رہی اور اب سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ہماری تعداد چار ہزار کے قریب ہے۔ ہماری پانچ مساجد ہیں ایک کالج قائم ہے۔ حکومت اور عوام میں احمدیوں کو بہت وقار حاصل ہے ہمیں ریڈیو ٹیلی ویژن اور سرکاری تقریبات میں بھی بلایا جاتا ہے۔ وزیر اعظم مارشیس نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ سوشل ورک میں جماعت احمدیہ کا کام قابل تعریف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت بخشے اور اس جزیرہ میں جماعت کو مزید فتوحات سے نوازے۔ آمین!

اس تقریر کے بعد چند ضروری اعلانات ہوئے اور پھر جلسہ سالانہ کے پہلے روز کے دوسرے اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

(باقی)

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اکتوبر تا ۱۵ اکتوبر ۷۸ء

(۳)

۱۹۰- الحاج داؤد احمد گلزار صاحب لندن ۲۱۰-۰۰
۱۹۱- محمد مسعود احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۰-۰۰
۱۹۲- خواجہ منظور احمد صاحب گوجر خان ۵۰-۰۰
۱۹۳- خواجہ حبیب اللہ صاحب " ۵۲-۰۰
۱۹۴- عبدالسلام صاحب " ۱۰-۰۰
۱۹۵- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مردان ۵۱-۰۰
۱۹۶- مبشر احمد صاحب بٹ واپڈا کالونی گدو بیراج ۱۰-۰۰
۱۹۷- لجنہ اماء اللہ کراچی ۳۴۵-۰۰
۱۹۸- چوہدری غلام نبی صاحب سیکرٹری مال بہاولنگر ۲۰-۰۰
۱۹۹- بچگان ڈاکٹر مرزا اقبال احمد صاحب تربیلا ڈیم ۲۰-۰۰
۲۰۰- امۃ الحفیظ صاحبہ " ۱۰-۰۰
۲۰۱- چوہدری فیض احمد صاحب چک $\frac{22}{E.B}$ ساہیوال ۳۵-۰۰
۲۰۲- حکیم علی احمد صاحب سیکرٹری مال بیدادپور ۲۱-۰۰
۲۰۳- محمد شریف صاحب چک $\frac{55}{2.L}$ ساہیوال ۱۰-۰۰
۲۰۴- بیگم کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ۱۰-۰۰
۲۰۵- سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحیم ساول مرحوم سرگودھا ۵۰-۰۰
۲۰۶- خالدہ صاحبہ " ۱۰-۰۰
۲۰۷- سعیدہ ماجد صاحبہ " ۲۰-۰۰
۲۰۸- عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالجبار خان مرحوم " ۱۰-۰۰
۲۰۹- شیخ عبداللطیف صاحب پراچہ " ۱۳۰-۰۰
۲۱۰- صالحہ خاتون صاحبہ " ۲۰-۰۰
۲۱۱- ملک عاشق محمد صاحب آف حویلی مجوکہ " ۴۰-۰۰
۲۱۲- ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ رانا قمر احمد صاحب " ۱۱-۰۰
۲۱۳- بیگم صاحبہ عبداللطیف صاحب پراچہ " ۱۵-۰۰
۲۱۴- حفصہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمود الحسن صاحب " ۱۵-۰۰
۲۱۵- رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ اقبال احمد صاحب " ۱۰۰-۰۰
۲۱۶- بشیر احمد صاحب بھوپال سیکرٹری مال سیالکوٹ کینٹ ۳۰-۰۰
۲۱۷- بیگم صاحبزادہ میجر مشتاق احمد صاحب پشاور ۵۰-۰۰
۲۱۸- بیگم ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب " ۱۰۰-۰۰
۲۱۹- بیگم عبداللہ خان صاحب " ۳۰-۰۰
۲۲۰- شیخ صلاح الدین صاحب " ۱۰-۰۰
۲۲۱- ڈاکٹر خواجہ محمود احمد صاحب " ۱۰-۰۰
۲۲۲- محمود احمد صاحب مرحوم سرورگنج " ۱۰-۰۰
۲۲۳- عزیزم سید اسامہ حسن صاحب " ۱۰-۰۰
۲۲۴- کرنل محمد اسلم صاحب " ۱۰-۰۰
۲۲۵- مسز شفیع صاحبہ " ۵۰-۰۰
۲۲۶- بیگم بشیر الدین خان صاحب " ۱۰-۰۰
۲۲۷- ناہید صاحبہ ۴۳-۰۰
۲۲۸- شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد لطیف صاحب تلونڈی عنایت خاں ۱۰۰-۰۰
۲۲۹- اہلیہ صاحبہ اسعد محمود صاحب گوندل گوجرانوالہ ۱۰-۰۰
۲۳۰- حاجی محمد شریف صاحب " ۱۵-۰۰
۲۳۱- ملک محمد اکرم صاحب انجنیئر " ۱۵-۰۰
۲۳۲- ملک محمود احمد صاحب " ۱۰-۰۰
۲۳۳- نصیر احمد صاحب کریم کوئٹہ ۱۰۶-۰۰
۲۳۴- خورشید بیگم صاحبہ والدہ میجر محمد افضل طفیل صاحب " ۵۰-۰۰
۲۳۵- بیگم صاحبہ میجر نعیم احمد صاحب کوئٹہ ۱۵-۰۰
۲۳۶- میجر منیر احمد صاحب فرخ " ۱۰-۰۰
۲۳۷- ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ مرزا محمد صادق صاحب " ۱۰-۰۰
۲۳۸- عبدالسلام خان صاحب " ۱۰-۰۰
۲۳۹- عبدالقدوس صاحب ابن ملک عبدالرحیم صاحب سلیم " ۱۵-۰۰
۲۴۰- امۃ القدوس صاحبہ بنت " " ۱۰-۰۰
۲۴۱- میاں منیر عمر صاحب " ۱۰-۰۰
۲۴۲- بیگم صاحبہ میجر ضیاء الدین صاحب " ۱۰۰-۰۰
۲۴۳- عبدالغنی صاحب بھٹی " ۵۰-۰۰
۲۴۴- میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے " ۲۰-۰۰
۲۴۵- اہلیہ صاحبہ " " " ۲۰-۰۰
۲۴۶- انیسہ شاہد بنت " " " ۲۰-۰۰
۲۴۷- ڈاکٹر عارفہ حفیظ صاحبہ " ۲۵-۰۰
۲۴۸- چوہدری ناصر احمد صاحب ایف بی اے کراچی ۱۰۰-۰۰
۲۴۹- بذریعہ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ۷۵-۰۰
۲۵۰- صوفی نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال محمد آباد اسٹیٹ ۱۵۶-۰۰
۲۵۱- غلام احمد صاحب سیکرٹری مال مظفر گڑھ ۱۵-۰۰
۲۵۲- ذکاء اللہ صاحب سکواڈرن لیڈر سرگودھا ۱۰۰-۰۰
۲۵۳- امۃ النصیر شاد صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب شاد دارالصدر شمالی۔ ربوہ ۱۲-۰۰
۲۵۴- چوہدری نثار الحق صاحب چک $\frac{230}{R.B}$ چوہلہ فیصل آباد ۲۵-۰۰

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اکتوبر تا ۱۵ اکتوبر ۷۸ء

۱- سید فضل الرحمٰن صاحب جماعت گھیڑ ضلع گجرات ۱۰-۰۰
۲- والدہ صاحبہ میجر رفیق احمد صاحب بھٹی نوشہرہ چھاؤنی ۱۰-۰۰
۳- مرزا عبدالحفیظ صاحب " ۲۰-۰۰
۴- ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب " ۱۰-۰۰
۵- بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ۱۶۲-۰۰
۶- لجنہ اماء اللہ کراچی ۱۰۰-۲۵
۷- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھاریاں ۲۱۰-۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستہائے دعا

۱- مکرم محمد اکرم صاحب پال آف ابوظبی دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔
(محمد صدیق شاکر۔ لاہور)

۲- میرے بیٹے کی گرنے کی وجہ سے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ خاکسار خود بھی بیمار ہے۔
(شریف احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بانیپور)

۳- خاکسار کے والد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں نیز میرا تایا زاد بھائی بیرون ملک پریشان ہے۔
(ظہیر احمد کارکن امور عامہ)

۴- خاکسار بہت سی پریشانیوں کا شکار ہے۔ اکبر حیات چک ۵۵ ٹکڑا۔ کمالیہ ضلع فیصل آباد)

۵- مکرم منشی فضل الدین صاحب زعیم مجلس انصاراللہ پھیرو چیچی کئی دنوں سے بیمار ہیں۔
(عبدالسلام کریانہ مرچنٹ۔ کنری سندھ)

۶- مکرم چوہدری محمد شریف صاحب محلہ گرو نانک پورہ فیصل آباد کی دختر ناصرہ بیگم کو دردِ سر کی تکلیف ہے۔ (خواجہ محمد احمد جڑانوالہ) احباب سب کیلئے دعا فرمائیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۳۸۶۷

میں شبیر حسین سنوری ولد منشی محمد علی صاحب سنوری مرحوم قوم ارائیں پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۴ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زرعی اراضی ۷ کنال ۱۹ مرلہ۔ اندازاً مالیت ۷۵۰۰/- روپیہ۔ واقع چاہ گوپے والا گھلواں اول ضلع مظفر گڑھ

۲۔ مکان بیت الکریم A 1006/5 واقع مری روڈ راولپنڈی مالیت ۵۰۰۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ٹھیکہ اراضی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ شبیر حسین سنوری ولد منشی محمد علی صاحب سنوری مرحوم بیت الکریم A-1006/5 مری روڈ راولپنڈی۔

گواہ شد۔ علی حسن آفتاب ولد چوہدری شبیر حسین صاحب سنوری مری روڈ راولپنڈی۔

گواہ شد۔ لطیف احمد سنوری ولد شبیر حسین صاحب سنوری مری روڈ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۳۸۶۸

میں مرزا شفیق احمد رفیق ولد مرزا رفیق احمد صاحب مرحوم۔ قوم مغل پیشہ کاروبار عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ۲۸/۱۲/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد پلاٹ سفید ۲۰۰ گز کمرشل پلاٹ ڈیفینس سوسائٹی قیمت ۳۵۰۰۰/- روپیہ

۲۔ گھڑی ایک عدد قیمت خرید ۳۰۰۰/- روپیہ

کل ۳۸۰۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت کاروبار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مرزا شفیق احمد رفیق ولد مرزا رفیق احمد صاحب مرحوم 5/120 بلاک نمبر 2 P.E.C.H.S کراچی۔

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:۔ مولوی صدر الدین کھوکھر موصی وصیت نمبر ۱۴۵۷۰ سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۸۶۹

میں ناصرہ تسنیم رفیق زوجہ مرزا شفیق احمد صاحب رفیق قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن PECHS کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰۰/- روپیہ

۲۔ گھڑی ایک عدد قیمت ۴۰۰/- روپیہ۔

۳۔ زیور طلائی۔ لاکٹ ۱ عدد۔ کانٹے ۹ جوڑی۔ چوڑیاں ۸ عدد۔ بالی ایک عدد۔ انگوٹھیاں ۸ عدد۔ وزن کل ۴۶ تولہ۔ مالیت ۳۲۲۰۰/- روپیہ۔

کل ۴۷۶۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ناصرہ تسنیم رفیق اہلیہ مکرم شفیق احمد صاحب رفیق 5/120 بلاک نمبر 2 P.E.C.H.S کراچی۔

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ مرزا شفیق احمد رفیق خاوند موصیہ ولد مرزا رفیق احمد صاحب مرحوم P.E.C.H.S. کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۸۷۰

میں سجاد حیدر ولد سید محمد یوسف صاحب قوم سید بخاری پیشہ بیکار۔ عمر ۵۶ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان واقع حافظ آباد شہر پختہ برقبہ ۴½ مرلہ قیمت ۲۵۰۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ سید سجاد حیدر مکان ۹۵/۱۸ حافظ آباد شہر ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ غلام احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حافظ آباد موصی وصیت ۱۱۶۸۱۔

گواہ شد۔ شفقت حیات ولد شوکت حیات امیر مقامی حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۳۸۷۲

میں راشدہ طاہر زوجہ محمد داؤد طاہر صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۲۱۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند۔

۲۔ زیور طلائی ۲۵ تولہ ۱۰ ماشہ ۲½ رتی۔ خالص وزن ۲۲ تولہ ۵ ماشہ ۳ رتی۔ قیمت ۱۸۶۳۴/- روپیہ۔

۳۔ سیٹ کندن ایک عدد، ایک عدد کنٹھی ۱۲۰۰/- روپیہ

۴۔ سلائی مشین ۱ عدد قیمت ۷۰۰/- روپیہ

۵۔ پلاٹ ۵۹/۹ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ رقبہ ۱۹۴۰ مربع فٹ ۷ مرلہ قیمت ۲۵۰۰/- روپیہ

۶۔ نقد ۵۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ راشدہ طاہر زوجہ محمد داؤد طاہر صاحب ۹/۳ میو روڈ راولپنڈی۔

گواہ شد۔ محمد داؤد طاہر (خاوند موصیہ) ولد مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم۔ ۹/۳ میو روڈ راولپنڈی۔

گواہ شد۔ عبدالوحید امیر جماعت راولپنڈی۔

غیر ممالک سے آئی ہوئی خواتین کی فہرست

یہ وہ خواتین ہیں جو بطور وفد کے تشریف لائیں ۔ ان کے علاوہ پاکستان سے گئی ہوئی بڑی تعداد میں انگلستان اور دوسرے ممالک سے خواتین جلسہ پر تشریف لائیں ۔

۱ ۔ امۃ المؤمنیہ شافی	ڈیٹن امریکہ
۲ ۔ قدسیہ	کنوشا امریکہ
۳ ۔ صدیقہ شافیہ	ڈیٹن "
۴ ۔ ناصرہ رضا	کنوشا "
۵ ۔ طاہرہ احمد	ڈیٹن "
۶ ۔ حلیمہ محمدی ناصر	مل واکی "
۷ ۔ عائشہ شہید	ڈیٹن "
۸ ۔ رشیدہ سعید	سینٹ لوئی "
۹ ۔ عطیۃ المصوّر	شکاگو "
۱۰ ۔ عالیہ رشید	"
۱۱ ۔ طاہرہ لطیف	"
۱۲ ۔ خدیجہ بیگم	انڈونیشیا
۱۳ ۔ مسز احمد	"
۱۴ ۔ مسز سانک	"
۱۵ ۔ مسز حاجی انصالی	"
۱۶ ۔ مسز سی رہی سمالا شریف	"
۱۷ ۔ مسز ساموسی	"
۱۸ ۔ مسز کیراہ	"
۱۹ ۔ مسز سوسیتو	"
۲۰ ۔ مسز شکور	"
۲۱ ۔ مسز رقیہ بیگم	"
۲۲ ۔ مسز فاطمہ حنیفی	"
۲۳ ۔ مسز سی خلیل	"
۲۴ ۔ مسز اوماہ	انڈونیشیا
۲۵ ۔ مسز ایماہ سلیمان	"
۲۶ ۔ زیب النساء سوکیہ	ماریشس
۲۷ ۔ بشریٰ بیگم	"
۲۸ ۔ مسز صغریٰ سلطان غوث	"
۲۹ ۔ مسز سلیمہ سوکیہ	"
۳۰ ۔ مسز نصرت ڈومن	"
۳۱ ۔ حنیفہ مرودی	"
۳۲ ۔ امینہ سوکیہ	"
۳۳ ۔ مس سلیمہ واسلی	"
۳۴ ۔ مسز نصرت بیگم الہاڈتھ	سپین
۳۵ ۔ ہدایت بیگم حبش	جرمنی
۳۶ ۔ مسز شمیرا شاہد	"
۳۷ ۔ منورہ عبداللہ	"
۳۸ ۔ بشریٰ حمید	ہالینڈ
۳۹ ۔ مسز حمید	"
۴۰ ۔ نیّرہ	"
۴۱ ۔ ناصرہ عبداللہ	سورینام جنوبی امریکہ
۴۲ ۔ سعیدہ حسن عطاء	غانا
۴۳ ۔ سعیدہ فریدہ نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ	"
۴۴ ۔ مس حساکو کوسوجی	جاپان

اِعلاناتِ نکاح

۱ ۔ سیّد نذر الحق زیدی ابن سیّد محمد یوسف صاحب عاکف مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نکاح ہمراہ سیّدہ بشریٰ فاطمہ بنت سیّد عباس علی شاہ صاحب رضوی ۹۰۰۰/- روپے حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ ۔ دسمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا ۔ سیّد نذر الحق صاحب سیّد احمد حسن صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور سیّدہ بشریٰ فاطمہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی نواسی ہیں ۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے ۔

(سیّد نذر السلام زیدی ۱۱/۷ نواں شہر ملتان)

۲ ۔ میرے چھوٹے بھائی عزیز چوہدری حمید احمد صاحب ناصر ابن چوہدری محمد عبداللہ صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کا نکاح عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت چوہدری محمد صدیق صاحب آف بریانوالہ ضلع فیصل آباد سے بعوض ساڑھے چار ہزار روپے حق مہر بتاریخ ۲۹ ۔ دسمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک مکرم حفیظ احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ لودھراں نے پڑھا ۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں ۔

(خاکسار نور احمد ناصر "دارالشکور" گلی نمبر ۴ سنت نگر لاہور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

عَلَمِ انعامی انصار اللہ برائے ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء

مجلس انصار اللہ کی کارکردگی ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء کے لحاظ سے مرکز کے فیصلہ کے مطابق پہلی دس نمایاں مجالس کی فہرست حسب ذیل ہے :۔

مجلس انصار اللہ ناظم آباد کراچی عَلَمِ انعامی کی مستحق قرار پائی ۔ جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے مجلس انصار اللہ ناظم آباد کراچی کے زعیم اعلیٰ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ کو ایک سال کے لئے عَلَمِ انعامی مرحمت فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے ۔ آمین

نمبر شمار	نام مجلس	زعیم / زعیم اعلیٰ
۲ ۔	مجلس انصار اللہ فیصل آباد	مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب
۳ ۔	" ماڈل ٹاؤن لاہور	" میجر غلام احمد صاحب
۴ ۔	" اسلامیہ پارک لاہور	" چوہدری نصیر احمد صاحب
۵ ۔	" بہاولپور شہر	" مرزا ارشد بیگ صاحب
۶ ۔	" گجرات شہر	" ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ
۷ ۔	" سیالکوٹ شہر	" بابو قاسم دین صاحب
۸ ۔	" دارالذکر لاہور	" میجر عبداللطیف صاحب
۹ ۔	" سکھر شہر	" قریشی عبدالرحمٰن صاحب
	" شیخوپورہ شہر	" ملک لطیف احمد صاحب سرور
۱۰ ۔	" حلقہ صدر کراچی	" سیّد سعید خالد صاحب

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدیداران و اراکین انصار اللہ کو احسن جزاء دے اور بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق بخشے ۔ آمین

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دُعائے مغفرت

میرے خسر محترم چوہدری شبیر محمد صاحب آف بیگم کوٹ لاہور حال مقیم دارالنصر غربی ربوہ مورخہ ۳۰ ۔ دسمبر ۱۹۷۸ء بوقت سوا آٹھ بجے شب وفات پا گئے ۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون ۔

مرحوم مخلص اور قربانی کرنے والے بزرگ تھے ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۳۱ ۔ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی ۔ کثیر تعداد میں احباب جنازہ میں شریک ہوئے ۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی ۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریکِ جدید نے دعا کرائی ۔

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین لڑکے ، تین لڑکیاں ، پانچ نواسے ، دو نواسیاں اور دو پوتیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں ۔ دو بیٹے ملک سے باہر ہیں ۔

احباب کرام دعا کریں کہ مولا کریم محترم چوہدری صاحب مرحوم کو غریقِ رحمت کر کے جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے ۔ آمین

(مقبول احمد ذبیح مربّی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گمشدہ زیور کی تلاش

جلسہ سالانہ کے ایّام میں دار الرحمت سے دارالصدر جنوبی آتے ہوئے کان کا سونے کا کانٹا کہیں گر گیا ہے جن صاحب کو ملے وہ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرماویں ۔ انعام بھی دیا جائے گا ۔

محمود احمد سعید
کوارٹر نمبر ۵۷ تحریکِ جدید
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴